سوال

(118) کیا کوئی جھوٹ مناسب مقام پر جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کا اعتقاد قول و عمل ہے۔ کہ جھوٹ سب برابر نہیں ہیں۔ کوئی جھوٹ مناسب مقام پر جائز اور کوئی گناہ صغیرہ اور کوئی کبیرہ کوئی لغو اور کوئی شرک اور عمر کا اعتقاد ہے کہ کیا چھوٹے کیا بڑے کیا ثقیل کیا خفیف تمام آیت۔ ۔ لَّعۡنَتَ ٱللَّهِ عَلَى ٱلۡكَٰذِبِينَ ۔) میں داخل ہیں۔ مثلا ایک مسلمان دو مسلمانوں کے درمیان یا میاں بیوی کے درمیان جھوٹی بُری باتوں سے بغض وعداوت ڈالتا ہے۔ دوسرا سراسر جھوٹی نیک باتوں سے مسلمانوں میں اتفاق اور اصلاح کردیتا ہے۔ کیا ازروئے قرآن وحدیث جھوٹ گوئی کے الزام میں ان دونوں پر لعنت اللہ علی الکاذبین کا فتویٰ پہنچ سکتا ہے۔ دلیل قرآن وحدیث سے معہ حوالہ درج فرمایئں۔ (سائل سید حسن خریدار 9775۔ ازہر باغ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جھوٹ اپنی اصلیت اور حقیقت کے لحاظ سے سب بُرا ہے۔ مگر نتائج کے لحاظ سے اس میں شدت اور ضعف آجاتا ہے۔ مثلاً دو مسلمانوں یا میاں بیوی میں مصالحت کرانے کو جھوٹ بولنا نتیجہ کے لحاظ سے قابل معافی ہے۔ دو میں لڑائی ڈلوانے کو جھوٹ بولنا معمولی جھوٹ سے شدید ہے۔ اس طرح شرک بھی جھوٹ ہے۔ مگر اس کا تعلق چونکہ خدا کی ذات سے ہے۔ اسلئے نتیجے کے لحاظ سے یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 85

محدث فتویٰ